بحر عالم میں تلاطم

آج کا عالمی منظر نامہ عجیب گھٹن، کڑھن، جلن سے رنگا ہوا لگتا ہے۔ کہیں خاموش بحرانوں کا زور وشور ہے، تو کہیں بولتے طوفانوں کا دور دورہ۔ یہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

بحر عالم میں بلاخیز تلاطم ہے بپا ناخدا بنتے ہیں طوفان اٹھانے والے

اس طوفان کے زور کا مرکز (اگر اسے زلزلہ سے تعبیر کریں، تو سطحی مرکز/Epicentre) ایک بڑا افریشیائی خطہ ہے۔ اتفاق سے، زمین کے اس حصہ کے ملک مسلمانوں کے ملک (سمجھے جاتے) ہیں۔ یعنی اقبالؔ کے فلسفیانہ تخیل یا جذباتی تبصرہ کی زبان میں ؎

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

یہ بات بھی اپنی جگہ پر اٹل لگتی ہے کہ ایسے اتفاق کچھ اس انداز اور اس سلسلہ سے پڑتے ہیں کہ انہیں اتفاق سے ہی اتفاق سمجھا جاسکتا ہے۔ یعنی یہ اتفاق پوری طرح 'حسب دستور' ہو چکے ہوں، نیوٹن کے قوانین حرکت (Laws of Motion) کی طرح یا پھر ان پر 'ایجادانہ' اضافہ کے طور پر۔ ایسے طوفانوں کی زد پر چاہے ظاہر بظاہر مسلمان ہی ہوں، لیکن اصل میں عالم انسانیت پستا ہے۔ یہی طوفان سازوں کا (خودغرضانہ نہیں) خود پرستانہ نشانہ ہوتا ہے۔ ان کا انسان اور انسانیت سے دور کا، ہلکا سا بھی رشتہ نہیں ہوتا۔ (ان کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کو لے کر کوئی انہیں، بنی نوع انسان چاہے کہلا دے اول تو پوسٹ مارٹم کرنے والے 'نوع'/Species کی جانچ کرتے ہی نہیں، کریں بھی تو اس کی قابلیت بھی نہیں ہوتی۔ نوع کی تحقیق کر سکنے والے ماہرین بھی صرف ظاہری صفات وخصوصیات دیکھتے ہیں کیونکہ یہی نوع کے تعین کا معیار ہے۔ باطنی صفات یا نفسیات سے نوعی خصوصیات نہیں بنتے۔) وہ اپنے تنگ نظر مفادات کی غلامی میں طاقت واقتدار پر چاہے جتنا قبضہ جمالیں، اور ''طاقت حق ہے'' (Might is right) کے پرانے مجرب منتر سے چاہے جتنے سروں کو جھکالیں، لیکن ؎

کربلا کی دھوپ پر چھٹکی ہے اب تک چاندنی

جس سے آج تک ضمیر آدمی تابندہ ہے، آج ایسے ویسوں کے آگے دل تو نہیں جھکتے۔ (اور اگر بدنفسی سے دل جھکیں بھی تو کم از کم ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ کربلا ہی کی چھوٹ ہے کہ آج انسان حق کی حمایت میں اور باطل کی بڑی سے بڑی طاقت کے خلاف بھی آواز احتجاج تو بلند کر دیتا ہے۔ اس بلاخیز تلاطم سے بظاہر بہت دور، ہندوستان سے بھی ہم نے پرزور صدائے احتجاج بلند کی۔ دنیا کو خصوصاً طوفان سازوں کو جتا دیا کہ آج باطل کے سارے زور وشور کی بیعت سے انکار کرنے والے، مظلوم کربلا کا دم بھرنے والے کتنے ہیں۔ امامؑ کی ولادت کے اس مہینے میں یہ آواز خود امامؑ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ بھی ہے۔ (ویسے روایتی منظوم خراج عقیدت بھی اس شمارہ کی زینت ہے۔ ملاحظہ کیجئے، مکرر ملاحظہ کیجئے۔)

یہ مہینہ اس 'ثاراللہ وابن ثارہٗ' کے منصوص من اللہ منتقم خون اور اصل وارث، اور ہمارے آخری، عصری سہارے کی ولادت باسعادت کا بھی مہینہ ہے۔ اس عصر بلاخیزی میں ہماری نگاہیں اسی کو اور اسی کے راستہ کو تکتی ہیں۔ گیارہ سو سال سے ہم یہ کہتے ہوئے تھکے نہیں ؎

جلد آ جلد نہ کر دیر اب آنے والے کہ گماں کرتے ہیں کچھ اور زمانے والے

۳۲۹ھ کا یہی نیمۂ شعبان تھا جب ہم غیبت کبریٰ کے گھنگھور میں گھر گئے، اور شیعہ معصوم قیادت سے بظاہر دور ہو گئے۔ نتیجہ میں اپنے دین وایمان کے تحفظ وبقا کے لئے شیعہ اپنے میں سمٹ گئے۔ اس کی بنا پر دنیا کو 'کچھ اور گماں کرنے کا' اور ہمیں 'کچھ اور' سمجھنے کا موقع مل گیا، یہیں سے 'شیعہ' تاریخ کی ابتدا ہوئی۔ زیر نظر شمارہ میں اس موضوع پر بھی قابل قدر نگارشات شامل ہیں۔ (م۔ر۔عابد)